گھات میں دیکھتا رہتا ہے ' جھانکتا رہتا ہے ' اور اس کے جال میں متقی لوگوں کو قید کرنے کے لیے عورتوں سے بڑا کوئی پھندا نہیں ہے"۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے ' ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں ان کو بہت سے لوگ نہیں جانتے ۔ بس جو مشتبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو مشتبہات میں پڑا تو وہ حرام میں پڑ جائے گا۔ جیسے چرواہا' جو ممنوعہ علاقے کے ارد گرد اپنے جانوروں کو چراتا ہے قریب ہے کہ اس کے جانور ممنوعہ علاقہ میں چرنے لگیں۔

عطیہ سعدی سے روایت ہے ' فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: "بندہ اس وقت تک متقین کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ان چیزوں سے بچنے کی خاطر جن میں مبتلا ہونا خطرناک ہے ان چیزوں کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں بظاہر کوئی خطرہ نہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔

ہمارا موجودہ معاشرہ شریعت کے ان اصولوں کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے اخلاقی زوال و انحطاط کا شکار ہے ۔ اس میں اختلاط مرد و زن نے ہولناک بیماریوں کو جنم دیا ہے ۔ روز بروز روح فرسا واقعات سامنے آتے رہتے ہیں ۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان آگے آئیں اور اپنی سیرت و کردار اور طرز عمل سے معاشرہ کے لیے بہترین نمونہ پیش کریں اور قیادت کا فریضہ سرانجام دیں ۔ ان کے بڑوں کا بھی فرض ہے کہ وہ شریعت کے مطابق چلیں اور اپنی اولاد کو جان بوجھ کر آزمائش اور تکلیف سے دوچار نہ کریں اور ان کو اپنے فرائض اور سنن ادا کرنے کے مواقع فراہم کریں ۔ ورنہ وہ بھی قیامت کے روز جواب دہ ہوں گے (عبدالمالک)۔

مطالعہ قرآن کس طرح؟

میں میڈیکل کالج کی طالبہ ہوں ۔ کالج کی نظامت میرے پاس ہے ۔ کالج میں زیادہ وقت تحریکی سرگرمیوں میں گزرتا ہے ' جس میں درس قرآن ' عام طالبات اور کارکنان سے ملاقاتیں ' مطالعے کی کلاس ' کارکنان کے اجتماعات اور اجتماع مشاورت وغیرہ شامل ہیں ۔ گھر آنے کے بعد گھر کے کام اور نصاب کے مطالعہ کے بعد وقت نہیں بچتا ۔ آپ کے کورس میں شرکت کے بعد قرآن کے مطالعے کا سوچا تھا اور اس کی ضرورت بھی ہے لیکن مجھے ناممکن محسوس ہو رہا ہے کہ میں تمام مصروفیات کے ساتھ قرآن کے لیے زیادہ وقت دے سکوں ۔ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ جو کہ میں صبح کے وقت عام طور سے دے پاتی ہوں اس کے لیے نہایت کم ہے ۔ اس لیے سخت ذہنی tension رہتی ہے جس سے تمام کام متاثر ہوتے ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر ہم متعین دروس کی تیاری کریں اور ساتھ ہی قرآن کے دیگر حصوں کا مطالعہ بھی جاری رکھیں ' تو کیسے اور کن اوقات میں کریں؟ اگر البقرہ کا مطالعہ شروع کریں تو کس انداز میں اور کتنا روز پڑھیں ۔ ہم کس طرح حصوں کا انتخاب کریں؟ مجھے مشورہ دیں کہ کس طرح کروں؟ میں تمام ہی کرنا چاہتی ہوں اور کر سکتی ہوں۔

قرآن کے بھرپور مطالعے کے لیے شوق اور جستجو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قائم رکھے ' اور بڑھائے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ "اللہ سے تقویٰ کرو جیسا کہ اس سے تقویٰ کا حق ہے" تو صحابہ کرامؓ بہت گھبرائے اور ڈرے۔ یہ ہم کیسے کر سکتے ہیں! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تسلی و سہارے کا سامان کیا کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (اللہ سے تقویٰ کرو جتنا تم کر سکو)۔ ہر کام میں ' اور ہر مطلوب کے لیے ' خواہ وہ مطالبہ ہو یا اپنا شوق ' یہی استطاعت حد ہے۔ اس لیے تم نے بالکل صحیح سمجھا کہ میں یہی کہوں گا کہ ' جتنا ہو سکتا ہے وہ کرنا چاہیے۔ شوق ' مناسب منصوبہ بندی اور محنت سے یہ حد استطاعت بڑھ سکتی ہے۔ لاپروائی اور پست ہمتی یا گھبراہٹ سے کم بھی ہو سکتی ہے۔ شوق تو تمھارے اندر یقیناً ہے ' جب ہی تم تربیتی کورس میں آئیں ' اور یہ خط لکھا۔ اب ضرورت حقیقت پسندی اور مناسب منصوبہ بندی سے صحیح انداز میں قرآن فہمی کا کام کرنے کی ہے۔

قرآن سے شغف اور رفاقت تو عمر بھر کا کام ہے۔ میڈیکل کی تعلیم ایک عارضی شغل ہے۔ فی سبیل اللہ کام خود قرآن کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرض ' تلاش معاش ' اور جہاد فی سبیل اللہ کو ان چیزوں میں شمار کیا ہے جن کی بنیاد پر اس نے یہ سہولت دی کہ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (پڑھو جو آسانی سے ہو سکے ' قرآن سے)۔ تم اگر ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ روزانہ قرآن کے لیے دے سکتی ہو ' اور باقاعدگی سے دے سکتی ہو ' تو یہ کم نہیں۔ یہ معمول کی ضروری مشغولیات (مثلاً سونا ' کھانا پینا ' ناگزیر گفتگو وغیرہ) سے بچنے والے وقت کا ۸ - ۱۰ فی صد ہے۔ اپنے اوقات کے استعمال کو منضبط کر کے تم شاید اور وقت بھی نکال سکو ' یا یہی وقت باقاعدگی سے اور زیادہ بہتر طریقے سے لگانے کو یقینی بنا سکو۔ ہم وقت ضائع بہت کرتے ہیں۔ اپنے دو چار ہفتے کے استعمال وقت کا حساب یعنی آڈٹ کرو۔ باقاعدگی سے نوٹ کرو کہ کس کام میں کتنا وقت جاتا ہے۔ تم خود صحیح صورت حال کے انکشاف سے چونک جاؤ گی۔ اس آڈٹ ٹیسٹ کو سامنے رکھ کر دیکھو کہ کون سے کام ترک کیے جا سکتے ہیں ' اور کون سے مختصر۔ خصوصاً نظم کی ذمہ داری کے حوالے سے۔ دیکھو کہ کون سے کام اپنی دوسری بہنوں کے سپرد کر سکتی ہو۔ ممکن ہے کہ وہ تم سے کم تر معیار پر کریں ' لیکن اگر کر لیں تو ان کے سپرد کرو۔ اس کے بعد یہ کوشش کرو کہ تھوڑے تھوڑے ٹکڑوں میں نامکمل کام کرنے کے بجائے بڑے ٹکڑوں میں مکمل کام کرنے کے لیے فارغ کرو۔ مثلاً اگر تم روزانہ ایک گھنٹہ قرآن کے لیے دینے کے بجائے ایک دن چھوڑ کر ۲ گھنٹے دو تو نتائج زیادہ بہتر ہوں گے۔

قرآن کو ذہن نشین کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ خالی اوقات میں ' دوسرے ہاتھ پاؤں والے کام کرتے ہوئے بھی ' قرآن پر غور و فکر اور اس کو ذہن و دل کی غذا بنانے کا کام جاری رہ

سکے۔ چنانچہ متعین کردہ ایک گھنٹے کے علاوہ بس میں آتے جاتے اور گھر کا کام کرتے ہوئے' بھی قرآن پر غور و فکر ہو سکتا ہے۔

ابھی تم جن تعلیمی و تحریکی مصروفیات میں مشغول ہو ان کے پیش نظر میں تم کو یہ مشورہ نہیں دوں گا کہ تم سورۃ البقرہ سے آغاز کرو۔ منتخب حصوں سے ہی تیاری کرو۔ ان پر زیادہ سے زیادہ وقت لگاؤ۔ پر جو تیار کرو وہ کہیں بیان بھی کرو۔ اپنے بیان کو' ممکن ہو تو' ٹیپ کر کے خود بھی سنو۔ عام مطالعہ جاری رکھو' اور جو حصہ اثر کرے اس کو تیار کر لو۔ ورنہ میری انگریزی کتاب Way to the Quran میں ایک ۱۲ حصوں کا' اور ایک ۴۰ حصوں کا نصاب دیا ہوا ہے۔ یہ دو سال کے لیے کافی ہے۔ بعض حصوں کو مکمل کسی ایک تفسیر سے ہی تیار کر کے بیان کر دو۔ اس طرح اس کے مطالب اور اسلوب جزو ذہن بن جائیں گے۔

شوق' بے تابی اور جستجو بہت قیمتی دولت ہے۔ لیکن جو چیز فرض نہیں اس کی اتنی فکر نہ اوڑھ لینا چاہیے کہ جسم یا ذہن کی صحت متاثر ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمھارے شوق قرآن کو قائم و دائم رکھے اور یہ چند مشورے کچھ تمھارے کام آ سکیں۔ (خ-م)

لیزنگ کمپنی اور سود

میں ایک لیزنگ کمپنی میں عرصہ تین سال سے کام کر رہا ہوں۔ اس شک میں مبتلا ہوں کہ یہ کاروبار ناجائز اور سود پر مبنی ہے۔ اس کاروبار میں جن لوگوں کو قسطوں پر گاڑیاں یا مشینری درکار ہوتی ہے وہ ہماری کمپنی مختلف نرخ پر مہیا کرتی ہے اور قسطیں پوری ہونے کے بعد وہ مشینری یا گاڑی گاہک کے نام منتقل کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری کمپنی نے سرمایہ کاری کی ایک اسکیم شروع کی ہے جس میں سرمایہ کار کو ایک سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے جس پر اس کو مختلف ریٹ پر منافع ادا کیا جاتا ہے۔ براہ مہربانی آپ جلد مجھے جواب سے مطلع فرمائیں' کیونکہ میں یہ ملازمت' سود کے شک کی بنیاد پر' چھوڑنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔

۱۔ قسطوں پر خرید و فروخت جائز ہے۔ جمہور علما کا یہ مسلک ترجمان میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں پہلی شرط یہ ہے کہ خریدار کو دونوں چیزوں کا اختیار ہو: نقد لے یا قسطوں پر۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مدت ادائیگی میں طوالت سے رقم میں اضافہ نہ ہو (یہ سود ہو جائے گا)۔ ایک مزید نکتہ' حال ہی میں اٹھایا گیا ہے کہ ملکیت' فروخت کرتے وقت ہی منتقل ہو جانا چاہیے۔ اس کی تحقیق کی ضرورت ہے کہ آیا یہ ضروری ہے۔

۲۔ جب تک سرمایہ کاری پر نفع' مدت کے ساتھ وابستہ نہیں' اور فی الواقع سرمایہ کاری کے نفع پر مشتمل ہے' اس میں کوئی ہرج نہیں۔ این آئی ٹی بھی اسی قسم کی سرمایہ کاری ہے۔ مزید بر آں یہ